WWW.PILDAT.ORG

سٹیزنز رپورٹ

# کابینہ کمیٹی برائے دفاع کی کارکردگی کا جائزہ

## مارچ 2012 تا مارچ 2013

سول ملٹری تعلقات | مارچ 2013

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمینٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

WWW.PILDAT.ORG

سٹیزنز رپورٹ

# کابینہ کمیٹی برائے دفاع کی کارکردگی کا جائزہ

مارچ 2012 تا مارچ 2013

سول ملٹری تعلقات | مارچ 2013

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمینٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

پلڈاٹ ایک ملکی، خودمختار، غیر جانبدار اور بلامنافع بنیادوں پر کام کرنے والا تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام ہے۔

پلڈاٹ، پاکستان کے ایکٹ برائے اندراجِ تنظیم 1860 کے تحت، ایک بلامنافع کام کرنے والے ادارے کے طور پر اندراج شدہ ہے۔

کاپی رائٹ پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی۔ پلڈاٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پاکستان میں طباعت کردہ

اشاعت: مارچ 2013

آئی ایس بی این :978-969-558-329.6

اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ، پلڈاٹ کے واضح حوالے کے ساتھ، استعمال کیا جاسکتا ہے۔

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی۔ پلڈاٹ

اسلام آباد آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان

لاہور آفس: A-45، سیکٹر XX، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور، پاکستان

ٹیلیفون: 345-123-111 (51-92+) فیکس: 3078-226 (51-92+)

E-mail: Info@pildat.org; Web: www.pildat.org

# فہرست

پیش لفظ

خلاصہ

ابتدائیہ 09

کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا ڈھانچہ 10

کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا موجودہ سیکریٹریٹ 11

کابینہ کمیٹی برائے دفاع کے اجلاس۔ مارچ 2012 تا مارچ 2013 11

پیپلز پارٹی کی حکومت میں کابینہ کمیٹی برائے دفاع 15

کابینہ کمیٹی برائے دفاع کے اجلاسوں کا سال کے اعتبار سے تجزیہ 15

اصلاحات کی ضرورت 16

بھارت، برطانیہ اور ترکی کی تقابلی مثالیں 16

باقاعدہ سیکرٹریٹ کے ساتھ ایک فعال فورم 20

اختتامیہ 21

## جدول اور گراف

گراف 1: اجلاسوں کا سالانہ تجزیہ، مارچ 2008 تا مارچ 2013 15

جدول 1: کابینہ کی دفاعی کمیٹی کے اجلاسوں کا ایک جائزہ۔ مارچ 2008 تا مارچ 2013 16

ضمیمہ الف: کابینہ کمیٹی برائے دفاع کے اجلاس، 2008۔ 2013 23

# پیش لفظ

پاکستان میں قانون سازی اور شفافیت کے موضوع پر کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیم پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف لیجسلٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپیرنسی (پلڈاٹ) کی جانب سے کابینہ کمیٹی برائے دفاع کی مارچ 2012 سے مارچ 2013 کے دوران کارکردگی پر رپورٹ قومی سلامتی پر جمہوری نگرانی کے اصولوں کے پس منظر میں تیار کی گئی ہے۔ یہ پلڈاٹ کی گزشتہ رپورٹ کا تسلسل ہے جس میں مارچ 2008 سے مارچ 2012 کے چار سال کی کارکردگی کا جائزہ پیش کیا گیا تھا۔

یہ رپورٹ دستیاب اعداد و شمار اور کمیٹی کے اجلاسوں اور کارکردگی سے متعلق ذرائع ابلاغ میں شائع ہونی والی خبروں کی بنیاد پر تیار کی گئی ہے۔ کابینہ کمیٹی برائے دفاع کے سیکرٹریٹ کے طور پر کام کرنے والے کابینہ ڈویژن کے ملٹری ونگ نے بھی کمیٹی کے اجلاسوں کی تاریخوں کی تصدیق کی ہے۔

اس رپورٹ کا مقصد کابینہ کمیٹی برائے دفاع کے کام پر تنقید کرنا نہیں بلکہ پاکستان کی مخصوص سلامتی کی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے کمیٹی کی کارکردگی اور دفاع و قومی سلامتی کی پالیسیوں اور اصولوں کو وضع کرنے میں کابینہ کمیٹی برائے دفاع کے کردار کا جائزہ لینا ہے۔

یہ رپورٹ پلڈاٹ کی پاکستان میں آئین کی روشنی میں سول ملٹری تعلقات میں بہتری، پارلیمنٹ، کابینہ اور دوسرے اداروں کی دفاع اور سلامتی کے شعبے پر جامع تحقیق، بامقصد اور غیر جانبدارنہ نگرانی کو یقینی بنانے کیلئے معاونت فراہم کرنے کا حصہ ہے۔

## اظہار تشکر

یہ رپورٹ پراجیکٹ منیجر پلڈاٹ خرم ملک اور جوائنٹ ڈائریکٹر پلڈاٹ آسیہ ریاض پر مشتمل ٹیم نے صدر پلڈاٹ احمد بلال محبوب کی سربراہی میں تیار کی ہے۔

## اعلان دستبرداری

پلڈاٹ کی ٹیم نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ اس رپورٹ میں شامل اعداد و شمار اور جائزہ درست ہو اگر کوئی غلطی ہوئی تو یہ غیر دانستہ تصور کی جائے گی۔

اسلام آباد
مارچ 2013

## خلاصہ

ایک متحرک ادارے کے بجائے صرف ردعمل میں اجلاس کرنے کی ماضی کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے کابینہ کمیٹی برائے دفاع نے 2012-2013 میں بھی صرف تین اجلاس منعقد کیے۔ کمیٹی کی پانچ سالہ کارکردگی کا جائزہ لینے سے اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان کی سلامتی کو درپیش اندرونی اور بیرونی چیلنجز کے باوجود مارچ 2008 سے مارچ 2013 کے دوران کابینہ کمیٹی برائے دفاع نے اوسطا سال میں محض دو اجلاس منعقد کیے۔ کابینہ کمیٹی برائے دفاع نے 2008-2009 میں ایک، 2009-2010 میں دو، 2010-2011 میں ایک، 2011-2012 میں پانچ اور 2012-2013 میں تین اجلاس منعقد کیے۔

کابینہ کمیٹی برائے دفاع ملک میں اعلیٰ ترین ادارہ ہے جہاں سول اور فوجی قیادت مل کر ملک کے دفاع و قومی سلامتی کے اہم فیصلے کرتی ہے۔ یہ قومی مفادات کی تشریح اور دفاع اور خارجہ پالیسی کے اہم اصول وضع کرنے میں منتخب سویلین قیادت کی بالادستی کی مظہر ہے۔

پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین کی قیادت میں رخصت ہونے والی اتحادی حکومت کو اس بات کا کریڈٹ جاتا ہے کہ اس نے مئی 2006 میں پاکستان پیپلز پارٹی کی رہنما محترمہ بینظیر بھٹو اور پاکستان مسلم لیگ ن کے رہنما میاں نواز شریف کے درمیان دستخط کردہ میثاق جمہوریت میں کیے گئے وعدے کے مطابق کابینہ کمیٹی برائے دفاع کو فعال کیا۔ میثاق جمہوریت میں اس بات پر اتفاق پایا گیا تھا کہ قومی سلامتی کونسل کو ختم کیا جائیگا۔ دونوں جماعتوں میں یہ بھی طے پایا تھا کہ کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا سربراہ وزیراعظم ہوگا اور اس کا ایک مستقل سیکرٹریٹ قائم کیا جائیگا۔[1]

جنرل مشرف کی حکومت میں قومی سلامتی کونسل اپریل 2004 میں پارلیمنٹ کے ایکٹ کے تحت تشکیل دی گئی۔ قومی سلامتی کونسل کا ایکٹ قانون کی کتابوں میں تو موجود ہے، تاہم موجودہ حکومت نے اپنے دور میں کونسل کو قائم نہیں کیا بلکہ اس کی جگہ کابینہ کمیٹی برائے دفاع کو دوبارہ فعال کیا۔

مارچ 2012 سے مارچ 2013 کے ایک سال کے دوران کابینہ کمیٹی برائے دفاع کے ہونے والے تین اجلاس ایک ہی معاملے پر منعقد ہوئے یعنی افغانستان میں موجود نیٹو افواج کے لیے سپلائی کی بحالی جو کہ نومبر 2011 کو سلالہ کے مقام پر پاکستانی چیک پوسٹ پر نیٹو حملے کے بعد بند کی گئی تھی۔ یہ سپلائی تقریبا آٹھ ماہ بند رہنے کے بعد بحال کی گئی۔ یہ موجود حکومت کے پانچ سالوں میں پہلا موقع تھا کہ نیٹو سپلائی کی بندش اور بحالی کے اہم فیصلے کابینہ کمیٹی برائے دفاع میں کیے گئے۔ 3 جولائی 2012 کو کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا پی پی حکومت کے آخری سال کا تیسرا اور آخری اجلاس منعقد ہوا جس میں سلالہ کے واقعہ پر امریکا کی جانب سے معذرت کے بعد نیٹو سپلائی کی بحالی کا فیصلہ کیا گیا۔

تاہم اس کے بعد کابینہ کمیٹی برائے دفاع اہم واقعات کے ردعمل میں اجلاس منعقد کرنے میں ناکام رہی جن میں 16 اگست 2012 کو کامرہ کے منہاس ائربیس پر حملے[2]، 15 دسمبر 2012 کو پشاور ائرپورٹ پر حملے[3] جیسے واقعات شامل ہیں۔ رپورٹس کے مطابق 2009 سے اب تک دفاعی تنصیبات پر 16 حملے ہو چکے ہیں[4]۔ دہشت گردوں نے ملک بھر میں جہاں دل چاہا حملے کیے اور سویلین مقامات کے ساتھ ساتھ دفاعی تنصیبات پر بڑھتے ہوئے اور موثر حملوں کے باوجود کابینہ کمیٹی برائے دفاع پانچ سالوں میں قومی سلامتی کی حکمت عملی تشکیل دینے اور منظور کرنے میں ناکام رہی۔

جنوری 2013 میں میڈیا رپورٹوں کے مطابق پاکستان آرمی نے اپنی کئی دہائیوں پر مبنی پالیسی کو تبدیل کرتے ہوئے ملک کے اندر بڑھتی ہوئی عسکریت پسندی کو

ملکی سلامتی کے لیے سب سے بڑا خطرہ قرار دیا۔ میڈیا رپورٹوں کے مطابق فوجی نصاب میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا گیا جس میں غیر روایتی جنگی طریقوں سے درپیش خطرات، طالبان عسکریت پسندوں کی قبائلی علاقوں میں جاری سرگرمیوں اور بڑے شہروں میں حکومتی تنصیبات پر دہشت گردی کے مسلسل حملوں کو پاکستان کی سلامتی کے لیے حقیقی خطرات بیان کیا گیا[5]۔ تاہم چونکہ کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا آخری اجلاس جولائی 2012 کو ہوا اس لیے اس عرصے میں کوئی ایسا اجلاس منعقد نہیں ہوا جس میں فوج کی پالیسی میں تبدیلی پر تبادلہ خیال یا منظوری دی گئی ہو۔ اس کے نتیجے میں دفاع پر جمہوری کنٹرول اور اختیار پر اہم سوالات اٹھتے ہیں۔ اگر فوج کی اس پالیسی کی تبدیلی پر تفصیلی غور اور کمیٹی میں اس کی منظوری نہیں ہوئی تو اس تبدیلی کی قانونی حیثیت کیا ہے اور کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا دفاع پر جمہوری کنٹرول کہاں ہے؟

دفاع پر اعلیٰ ترین فیصلہ ساز ادارہ ہونے کے باوجود کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا پانچ سالوں میں کردار بہت کم دکھائی دیتا ہے۔ کابینہ کمیٹی برائے دفاع کی ایک بڑی کمزوری اس کے لیے مختص مستقل سیکریٹریٹ کا نہ ہونا ہے جس کا پیپلز پارٹی نے میثاق جمہوریت میں وعدہ کیا تھا۔ صرف چند واقعات پر ردعمل دینا اس کے موثر کردار کی نشاندہی نہیں کرتا۔ اس بات کا ادارک کرتے ہوئے کہ ایک موثر کابینہ کمیٹی برائے دفاع، دفاع پر جمہوری کنٹرول کے لیے اہم ہے اور پاکستان میں دفاع وقومی سلامتی کے نازک معاملات پر سول ملٹری اتفاق رائے کا واحد فورم ہے، پلڈاٹ نے ڈائیلاگ گروپ آن سول ملٹری ریلیشنز کے ساتھ مل کر حکومت، پارلیمنٹ اور سیاسی جماعتوں کی قیادت کو کابینہ کمیٹی برائے دفاع کو مضبوط کرنے کے لیے مندرجہ ذیل تجاویز دی ہیں۔

i۔ کمیٹی کے اجلاسوں کے لیے مدت مقرر کی جانی چاہیے کم از کم کمیٹی کا اجلاس ہر دو ماہ بعد منعقد کیا جانا چاہیے۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ ہر مہینے اجلاس ہو۔ دوسرے ممالک میں ایسے اداروں کے وزیراعظم کی سربراہی میں ہر ہفتے اجلاس ہوتے ہیں۔

ii۔ میثاق جمہوریت میں کیے گئے وعدے کے مطابق کابینہ کمیٹی کا وزیراعظم پاکستان کے دفتر کے تحت ایک آزاد سیکریٹریٹ ہونا چاہیے۔

iii۔ وزیراعظم کی جانب سے کل وقتی سویلین قومی سلامتی مشیر کا تقرر وزیراعظم سیکریٹریٹ کے قومی سلامتی کے امور میں معاونت کے لیے مفید ہوسکتا ہے اور حکومت کے دیگر سلامتی کے اداروں کے درمیان رابطہ کار کا کردار ادا کرسکتا ہے۔ کابینہ کمیٹی کا سیکریٹریٹ سویلین قومی سلامتی مشیر کے ماتحت ہونا چاہیے۔

iv۔ کمیٹی کے کام میں مدد فراہم کرنے کے لیے قومی سلامتی کے ماہرین پر مشتمل ایک تھنک ٹینک قائم کیا جانا چاہیے جس میں دفاع اور قومی سلامتی کے ماہرین شامل ہوں مشاورتی عمل میں نجی شعبے کو شامل کرنا بھی مفید ہوسکتا ہے۔

v۔ معزز افراد کی اس کونسل کے علاوہ قومی سلامتی مشیر کے تحت ایک اور مشاورتی کونسل بھی ہونی چاہیے جو مسلح افواج کے سربراہان، سیکریٹری خارجہ، سیکریٹری داخلہ، سیکریٹری کابینہ، ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن اور سیکریٹری خزانہ پر مشتمل ہو۔ قومی سلامتی مشیر کو ان دونوں کونسلوں میں رابطہ کار کا کردار ادا کرنا چاہیے تاکہ ان کے کام میں مطابقت ہو۔

vi۔ کابینہ کمیٹی برائے قومی سلامتی کا مجوزہ سیکریٹریٹ ملک کے انٹیلی جنس ادارے میں رابطے اور نگرانی بھی کرے گا۔

vii۔ کابینہ کمیٹیوں کی روایت کے مطابق خزانہ، دفاع، امور خارجہ اور داخلہ وغیرہ کے وزراء کابینہ کمیٹی برائے دفاع کے ممبر ہوں گے ان کے علاوہ چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی، مسلح افواج کے سربراہان اور سول اور فوجی انٹیلی جنس اداروں کے سربراہان کو اجلاس میں مدعو کیا جاسکتا ہے۔

viii۔ کابینہ کمیٹی کو پاکستان کی قومی سلامتی کی حکمت عملی کی روشنی میں پر کچھ مدت بعد دفاع وقومی سلامتی کا جائزہ لینا چاہیے[6]۔

چونکہ ملک میں مئی 2013 میں عام انتخابات ہورہے ہیں اس لیے پلڈاٹ کی تجویز ہے کہ کابینہ کمیٹی برائے دفاع کو موثر بنانا، جس کے مدد کے لیے ایک مستقل سیکریٹریٹ ہو، نئی منتخب حکومت کی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ پاکستان کو درپیش پیچیدہ اندرونی وبیرونی خطرات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بات انتہائی اہم ہے کہ ان سے متعلق فیصلے اور پالیسیاں تحقیق پر مبنی اور بھرپور غور وخوص سے بنائی جائیں۔

# ابتدائیہ

کابینہ کمیٹیاں عمومی طور پر اس لیے تشکیل دی جاتی ہیں کہ کسی مخصوص شعبے پر زیادہ توجہ دی جاسکے۔ ان کمیٹیوں سے کابینہ پر بوجھ کم کر کے حکومتی کام کو زیادہ موثر طریقے سے چلایا جاسکتا ہے۔ کمیٹیوں کا ڈھانچہ بھی مشترکہ ذمہ داری کے اصول پر تشکیل جاتا ہے تاکہ کسی پالیسی تجویز کو پوری کابینہ کے سامنے رکھے بغیر اس پر بھرپور غور کیا جاسکے۔ کابینہ کمیٹی کے فیصلوں کی وہی حیثیت ہوتی ہے جو کابینہ کے فیصلوں کی ہوتی ہے[7]۔

عام طور پر جمہوری ممالک میں دفاع سے متعلق فیصلے سول اور فوج کی مشاورت سے کیے جاتے ہیں، تاہم پاکستان کے مخصوص سول ملٹری تعلقات کے تناظر میں سول قیادت کی دفاع و قومی سلامتی سے متعلق امور پر گرفت بہت کمزور ہے۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ پاکستان میں پاک بھارت تعلقات، دہشت گردی کے خلاف جنگ اور جوہری ہتھیاروں سے متعلق فیصلہ سازی فوج کا استحقاق ہے۔

مئی 2006 میں پاکستان پیپلز پارٹی کی مرحومہ چیئرپرسن محترمہ بینظیر بھٹو اور پاکستان مسلم لیگ ن کے رہنما محمد نواز شریف کے درمیان دستخط کردہ میثاق جمہوریت میں اس بات پر اتفاق کیا گیا تھا کہ "قومی سلامتی کونسل کو ختم کیا جائیگا۔ دونوں جماعتوں میں یہ بھی طے پایا گیا کہ کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا سربراہ وزیراعظم ہوگا اور اس کا ایک مستقل سیکرٹریٹ قائم کیا جائیگا۔ انٹیلی جنس رپورٹس پر کاروائی کیلئے وزیراعظم قومی سلامتی مشیر بھی مقرر کرسکتے ہیں"۔

2008 کے عام انتخابات میں اپنے منشور میں پاکستان پیپلز پارٹی نے وزیراعظم گیلانی کی سربراہی میں کابینہ کمیٹی برائے دفاع تشکیل دینے اور قومی سلامتی کونسل ختم کرنے کا وعدہ کیا تھا[8]۔ اس لیے پاکستان میں اپریل 2004 میں پارلیمنٹ کے ایکٹ کے تحت تشکیل دی گئی قومی سلامتی کونسل کو موجودہ حکومت نے اپنے دور حکومت میں قائم نہیں کیا اگرچہ یہ قانون کی کتابوں میں تو موجود ہے، تاہم اس کی جگہ کابینہ کی دفاعی کمیٹی کو دوبارہ بحال کیا گیا۔

## کابینہ کی دفاعی کمیٹی کا ڈھانچہ

کابینہ کمیٹی برائے دفاع کے سربراہ وزیراعظم ہوتے ہیں اور یہ مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ہے۔

1۔ وزیر دفاع
2۔ وزیر خارجہ
3۔ وفاقی وزیر خزانہ

درج ذیل افسران باقاعدگی سے کابینہ کمیٹی برائے دفاع کی معاونت کرنے کیلئے اجلاس میں شرکت کرتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر مزید افسران کو بھی طلب کیا جاسکتا ہے۔

1۔ سیکرٹری دفاع
2۔ سیکرٹری خارجہ
3۔ وفاقی سیکرٹری خزانہ
4۔ چیرمین جوائنٹ چیفس اف سٹاف کمیٹی
5۔ سربراہ پاک فوج
6۔ سربراہ پاک بحریہ
7۔ سربراہ پاک فضائیہ

کابینہ کی دفاعی کمیٹی کے اجلاس میں جو دیگر عہدے دار شرکت کرتے رہے

ہیں ان میں ڈائریکٹر جنرل آئی ایس آئی اور ڈائریکٹر جنرل آئی بی شامل ہیں۔

## کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا موجودہ ڈھانچہ

کابینہ ڈویژن کا ملٹری ونگ کابینہ کمیٹی برائے دفاع کے سیکرٹریٹ کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ 1956 میں ڈیفنس پلاننگ اور کوآرڈینیشن کے نام سے قائم کیا گیا۔ لیکن 1972 میں اس کا نام ملٹری ونگ رکھ دیا گیا جس کا مقصد "سویلین شعبہ میں جنگ کے دوران رابطہ پیدا کرنا" تھا۔ اس ونگ مندرجہ ذیل ذمہ داریاں ہیں[9]۔

i۔ کابینہ کمیٹی برائے دفاع کو قومی سطح پر تعاون اور معاونت فراہم کرنا
ii۔ ڈویژنوں اور وزارتوں کی دفاع سے متعلق منصوبہ بندی سے متعلقہ کمیٹیوں کو دفتری معاونت فراہم کرنا
iii۔ وفاقی واربک کی شرائط پر منصوبہ بندی اور عمل درآمد کرنا
iv۔ گاڑیوں کے مرکزی پول کے معاملات دیکھنا
v۔ سٹاف کار کے قوانین بنانا اور اس پر عملدرآمد کرانا
vi۔ انٹیلی جنس بیورو کے معاملات دیکھنا

کابینہ کمیٹی برائے دفاع ایک اہم دفاعی پالیسی ساز کمیٹی ہے۔ کمیٹی کو مئی 1976 میں باضابطہ طور پر ہائیر ڈیفنس آرگنائزیشن پر جاری کردہ وائٹ پیپر میں تسلیم کیا گیا، تاہم، اس کمیٹی نے کبھی موثر طریقے سے کام نہیں کیا۔ 90ء کی دہائی میں اس کمیٹی کے شاذ و نادر ہی اجلاس منعقد کیے گئے اور اہم فیصلے صدر، وزیراعظم اور آرمی چیف پر مشتمل ٹرائیکا کرتا رہا[10]۔

کابینہ کی دفاعی کمیٹی کی کارکردگی کے تجزیے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اگرچہ منتخب جمہوری حکومت پانچ سال تک 2008-2013 اقتدار میں رہی تاہم یہ حکومت کابینہ کمیٹی برائے دفاع کو قومی سلامتی کے معاملات پر پالیسی بنانے کیلئے موثر طریقے سے استعمال نہیں کر سکی۔

## کابینہ کمیٹی برائے دفاع کے اجلاس: مارچ 2012۔ مارچ 2013

پیپلز پارٹی کی حکومت کے آخری سال کے دوران کابینہ کمیٹی برائے دفاع کے تین اجلاس ہوئے۔ تینوں اجلاس پاک امریکا تعلقات پر نظر ثانی اور افغانستان میں نیٹو افواج کی سپلائی کی بحالی پر غور کے لیے منعقد ہوئے جو نومبر 2011 کو پاکستانی چیک پوسٹ پر نیٹو حملے کے بعد بند کر دی گئی تھی۔

جولائی 2012 میں نیٹو سپلائی کی بحالی کے بعد حکومت کے آخری آٹھ ماہ کے دوران کمیٹی کا کوئی اجلاس منعقد نہیں ہوا۔

اخباری رپورٹس پر مبنی ہر اجلاس کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

## کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا اجلاس، 17 اپریل 2012

12 اپریل 2012 کو پارلیمنٹ نے پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کی پاکستان کی خارجہ اور سلامتی کی پالیسیوں سے متعلق تجاویز کی منظوری دی۔ کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا اجلاس 17 اپریل 2012 کو منعقد ہوا جس میں پارلیمنٹ کی گائیڈ لائنز کی روشنی میں امریکا سے دوبارہ مذاکرات شروع کرنے پر غور کیا گیا۔

اطلاعات کے مطابق اجلاس میں کمیٹی نے پارلیمنٹ کی گائیڈ لائنز کی روشنی میں امریکا سے دوبارہ مذاکرات شروع کرنے کی منظوری دی۔ اجلاس کے اختتام پر دفتر خارجہ اور وزیر اعظم کے دفتر سے جاری بیان میں کہا گیا:

" کابینہ کمیٹی برائے دفاع نے پاکستان کی خارجہ اور سلامتی کی پالیسیوں سے متعلق پارلیمنٹ کی منظوری شدہ گائیڈ لائنز کا جائزہ لیا۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ پاکستان کے قومی مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے پارلیمانی گائیڈ لائنز پر موثر عملدرآمد کے لیے موثر ورک پلان تیار کیا جائے"[11]۔

اجلاس میں وزیر دفاع، خارجہ، داخلہ اور اطلاعات، چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی، تینوں مسلح افواج کے سربراہان، کابینہ، دفاع اور امور خارجہ کے سیکریٹریز، ڈی جی آئی ایس آئی، ڈی جی ملٹری آپریشنز اور ڈی جی آئی بی نے شرکت کی۔

اس وقت کے وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے اپنے خطاب میں امریکا کے ساتھ بات چیت شروع کرنے کے اہم نکات بیان کیے۔

" نیٹو سپلائی کی بحالی کے لیے نئی شرائط پر مذاکرات، مشترکہ انسداد دہشت گردی آپریشن، ایجنسیوں کے درمیان زیادہ باہمی تعاون، امریکا کے پاکستان میں سفارتی اور انٹیلی جنس اہلکاروں کی موجودگی میں شفافیت، سرحدوں کی حفاظت کو مضبوط بنانا، اپنی سرزمین کو دوسرے ملکوں پر حملوں کے استعمال نہ ہونے دینا اور غیر ملکی عسکریت پسندوں کی پاکستانی سرزمین سے بے دخلی ہماری پالیسی کے بنیادی نکات ہیں"۔

کابینہ کمیٹی برائے دفاع نے کابل پر دہشت گردی کے حملوں پر بھی تبادلہ خیال کیا جن میں حقانی نیٹ ورک کے ملوث ہونے کا الزام ہے۔

" کابینہ کمیٹی برائے دفاع نے کابل اور دوسرے افغان شہروں پر حالیہ دہشت گردوں کے حملوں کی مذمت کی ہے اور افغانستان کی قیادت میں ہونے والے امن اور مفاہمتی عمل کی حمایت کے عزم کو دہرایا ہے"۔

ڈائریکٹر جنرل ملٹری آپریشنز نے سیاچین کے گیاری سیکٹر میں ہونے والے اندوہناک حادثے اور امدادی سرگرمیوں پر تفصیلی بریفنگ بھی دی۔

## کابینہ کمیٹی کا اجلاس:15 مئی 2012

کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا ایک اور اجلاس 15 مئی 2012 کو ہوا جس میں نیٹو سپلائی کی بحالی اور پاک امریکا تعلقات کا جائزہ لیا گیا لیکن اجلاس میں کوئی حتمی فیصلہ نہ کیا جا سکا۔

اجلاس کے بعد وفاقی وزیر اطلاعات قمر زمان کائرہ نے کہا کہ کمیٹی کا اجلاس بے نتیجہ رہا اور نیٹو سپلائی کی بحالی پر حتمی فیصلہ مزید غور وخوص کے بعد کیا جائے گا[12]۔

"نیٹو سپلائی روٹ کھولنے پر کمیٹی نے کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا" وزیر اطلاعات نے اجلاس کے بعد میڈیا کے نمائندوں کو بریفنگ میں بتایا۔

تاہم کمیٹی نے متعلقہ وزراء کو نیٹو سپلائی کی بحالی کے لیے شرائط کو ترجیحی بنیادوں پر حتمی شکل دینے کی ہدایت کی۔

کمیٹی نے فوجی حکام کو بھی ہدایت کی کہ وہ نیٹو اور ایساف افواج کے ساتھ سرحدی امور پر دوبارہ مذاکرات کریں تاکہ مستقبل میں سلالہ چیک پوسٹ پر حملے جیسے واقعات کا اعادہ نہ ہو۔

یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو امریکا کے ساتھ پاکستان کے تعاون کی نئی شرائط، ٹرانزٹ فیس اور سرچارج وغیرہ پر مذاکرات کرے۔ اس کمیٹی میں وزارت خارجہ، وزارت دفاع اور جی ایچ کیو کے نمائندے شامل ہوں گے[13]۔

کابینہ کمیٹی کے اجلاس کی صدارت اس وقت کے وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے کی جبکہ اس میں دفاع، امور خارجہ، داخلہ، خزانہ، اطلاعات کے وزراء، تینوں مسلح افواج کے سربراہان، چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی اور ڈی جی آئی ایس آئی نے شرکت کی۔

## کابینہ کمیٹی کا اجلاس:3 جولائی 2012

کئی ماہ کے مذاکرات اور مشاورت کے بعد 3 جولائی 2012 کو کابینہ کمیٹی برائے دفاع نے امریکا کی معذرت کے بعد افغانستان میں موجود نیٹو افواج کے لیے سپلائی دوبارہ کھولنے کا فیصلہ کیا۔

ملک میں قومی سلامتی کی پالیسیوں کے لیے اعلیٰ ترین رابطے کے فورم کابینہ کمیٹی برائے دفاع کے فیصلے کا اعلان اجلاس کے اختتام پر وفاقی وزیر اطلاعات قمر زمان کائرہ نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ فیصلہ پارلیمنٹ کی جانب سے دیئے گئے اختیار اور عوام کی امنگوں کے مطابق کیا گیا[14]۔

" کابینہ کمیٹی برائے دفاع نے پاکستانی سرزمین سے مواصلات کے زمینی راستے کھولنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ افغانستان کے لیے سامان لانے اور لیجانے کے لیے ٹرانزٹ اور ملک میں تبدیلی کے عمل میں سہولیت فراہم کی جا سکے"۔

اپنے ابتدائی خطاب میں وزیر اعظم راجا پرویز اشرف نے واضح کیا کہ آٹھ ماہ نیٹو سپلائی معطل رہنے کو کس طرح دیکھا جا رہا ہے انہوں نے کہا" سپلائی کے راستوں کی مستقل بندش سے نہ صرف امریکا سے بلکہ نیٹو اور ایساف کے دیگر 49 ممالک سے بھی تعلقات متاثر ہوئے ہیں"۔

اجلاس کی صدارت وزیر اعظم راجا پرویز اشرف نے کی جبکہ اس میں نائب وزیر اعظم، دفاع، امور خارجہ، خزانہ، اطلاعات کے وزراء، چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی اور تینوں مسلح افواج کے سربراہان نے بھی شرکت کی۔

## کابینہ کی جانب سے فیصلے کی منظوری

4 جولائی 2012 کو وفاقی کابینہ نے کابینہ کمیٹی برائے دفاع کے جانب سے نیٹو سپلائی کی بحالی کے فیصلے کی توثیق کی[15]۔

اس فیصلے کی نتیجے میں پاکستان اور امریکا کے درمیان ایک مفاہمت کی یاداشت پر دستخط کیے گئے۔جس کے مطابق" پاکستان کی سرزمین سے امریکی کارگو کے افغانستان آنے اور جانے کے لیے فوری اور موثر ٹرانزٹ کے اصول اور طریقہ کار تاکہ افغانستان کی سلامتی، استحکام اور تعمیر نو کے لیے عالمی کوششوں کی مدد کی جاسکے"۔

اگرچہ اس معاملے پر ایک باضابطہ تحریری مفاہمت کی یاداشت طے کرنا قابل تعریف ہے لیکن یہ بات باعث حیرت ہے کہ سپلائی لائن باضابطہ ڈیل پر دستخط ہونے سے قبل ہی بحال کردی گئی تھی۔

پاکستان کی جانب سے کنٹینرز کی فیس میں اضافہ کیے بنا ہی نیٹو سپلائی کی بحالی بھی باعث تشویش ہے۔نہ صرف امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے کہا کہ پاکستان" ٹرانزٹ فیس نہ لینا جاری رکھے گا"[17] بلکہ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان نے بھی ایک پریس ریلیز جاری کی جس میں" پاکستان کا عزم دہرایا گیا کہ ٹرانزٹ فیس نہیں لیا جائے گی کیونکہ معاملہ مالی فوائد کا نہیں بلکہ سالمیت کے اصولوں کا ہے"[18]۔یہ صورتحال ان رپورٹس کے برعکس ہے جن کے مطابق پاکستان اور امریکا کے درمیان ڈیڈ لاک کی ایک اہم وجہ ٹرانزٹ فیس کے اضافے پر ہے۔مئی 2012 کو امریکا کے سیکریٹری دفاع لیون پنیٹا نے پاکستان پر افغانستان میں سپلائی کی فراہمی پر رقم بڑھانے کا الزام لگایا[19]۔یہاں تک کہ پاکستان کی پارلیمانی کمیٹی برائے قومی نے مارچ 2012 کو تجویز دی تھی:

" پاکستان سے ٹرانزٹ یا درآمد ہونے والی مصنوعات پر انفراسٹکچر کے استعمال اور خراب ہونے پر ٹیکس اور دیگر سرچارج عائد کیے جانے چاہیں"۔

اگرچہ پاکستان اور امریکا کے درمیان زمینی راستوں سے سپلائی کھولنے پر مفاہمت کی یاداشت پارلیمانی قرارداد سے مکمل مطابقت نہیں رکھتی پھر بھی پارلیمنٹ کا نیا کردار ابھر کر سامنے آیا بالخصوص پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کی جانب سے سلامتی اور خارجہ پالیسی پر گائیڈ لائنز کی فراہمی قابل ذکر ہے۔

## پیپلز پارٹی کی حکومت کے تحت کابینہ کمیٹی برائے دفاع

اگرچہ قومی سلامتی کونسل کا قانون کتابوں میں موجود ہے یہ توقع تھی کہ پیپلز پارٹی کی حکومت اقتدار سنبھالتے ہی میثاق جمہوریت میں کیے گئے وعدے کے مطابق کابینہ کمیٹی برائے دفاع کو بحال کردے گی تاہم کابینہ کمیٹی کا پہلا اجلاس وزیراعظم گیلانی حکومت کے حلف اٹھانے کے آٹھ ماہ بعد 26 نومبر 2008 کو ممبئی پر دہشت گردوں کے حملوں کے بعد بلایا گیا۔

پیپلز پارٹی حکومت کے پانچ سالوں 2008-2013 کے دوران کل 12 اجلاس منعقد کیے گئے۔ان میں زیادہ تر اجلاس کسی بحرانی صورتحال کے بعد ردعمل میں بلائے گئے۔پیپلز پارٹی حکومت نے اپنے منشور میں کیے گئے وعدے کے مطابق کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا مستقل سیکریٹریٹ بھی قائم نہیں کیا۔

پاکستان کو درپیش قومی سلامتی کے چیلنجز کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت بدقسمتی سے سنجیدہ اور متحرک فورم تشکیل دینے میں ناکام رہی جو باقاعدگی سے اجلاس کرتا، قومی سلامتی کی حکمت عملی تشکیل دیتا اور جہاں سول اور فوجی قیادت، سویلین اتھارٹی کے تحت قومی سلامتی کے امور پر تبادلہ خیال کرتے۔

## کابینہ کی دفاعی کمیٹی کے اجلاسوں کا سالانہ تجزیہ

2008-009 میں کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا ایک اجلاس طلب کیا گیا جبکہ 2009-2010 میں کابینہ کمیٹی برائے دفاع کے دو اجلاس منعقد کیے گئے 2010-2011 میں کمیٹی کا ایک اجلاس طلب کیا گیا، 2011-2012 میں کمیٹی کے پانچ اجلاس طلب کیں گئے جبکہ حکومت کے آخری سال 2012-2013 میں محض تین اجلاس منعقد کیے گئے۔اس لیے کابینہ کمیٹی برائے دفاع نے کل 12 اجلاس منعقد کیے جو ایک سال میں اوسطاً محض دو اجلاس بنتے ہیں۔

کابینہ کمیٹی برائے دفاع کے اجلاسوں کا تجزیہ یہ بتاتا ہے کہ پاکستان میں قومی سلامتی پر قائم مرکزی ادارہ اپنے اہداف متعین کیے بغیر کام کرتا رہا اور ہر بار اس کمیٹی کے اجلاس جلدی میں بحران میں طلب کیے گئے۔ایک فعال فورم کی بجائے کابینہ کمیٹی برائے دفاع کسی نہ کسی واقعے پر ردعمل ظاہر کرتی رہی۔ان اجلاس میں جن امور پر تبادلہ خیال کیا گیا ان معاملات کی کوئی پیروی نہیں کی گی۔محض ایک واقعہ جس پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا وہ نیٹو سپلائی کی بندش اور اس کی بحالی ہے 12 میں سے 5 اجلاس اس معاملے پر منعقد کیے گئے۔

گراف 1: کابینہ کی دفاعی کمیٹی کے اجلاسوں کا سالانہ تجزیہ

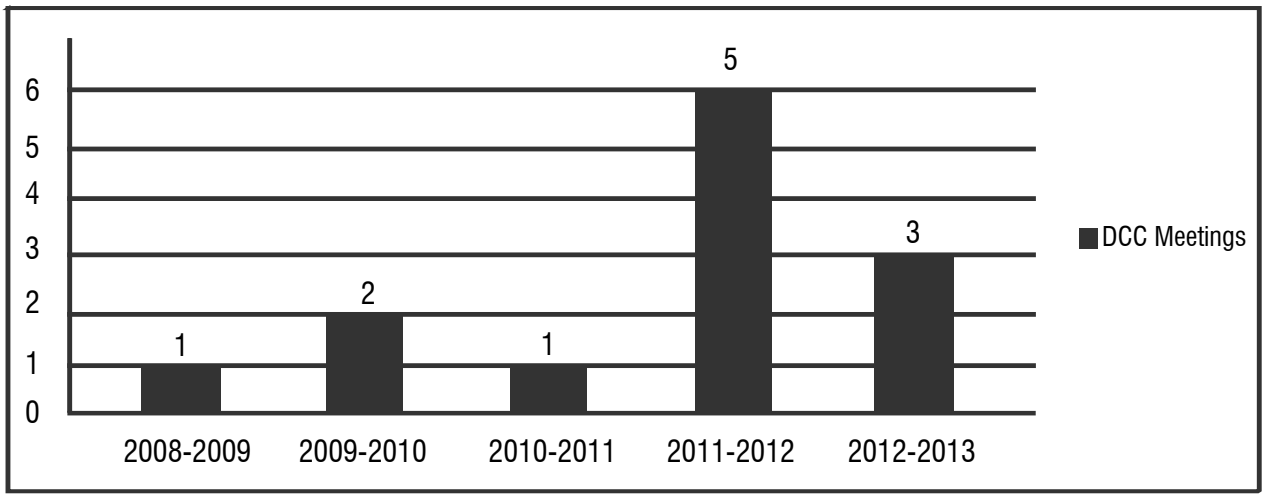

## جدول نمبر 1: کابینہ کمیٹی برائے دفاع کے اجلاسوں کا ایک جائزہ

| نمبر شمار | تاریخ | مسائل، معلالات (جن پر بحث ہوئی) | معاملات (جن کی پیروی ہوئی) |
|---|---|---|---|
| 1 | 08 دسمبر، 2008 | i۔ ممبئی حملوں کے بعد پیدا ہونی صورتحال | کوئی خاص فیصلہ نہیں کیا گیا اور کوئی پیروی نہیں کی گئی |
| 2 | 21 مارچ، 2009 | i۔ قومی دفاعی اور سلامتی سے متعلق امور<br>ii۔ مسلح افواج کا ترقیاتی پلان 2025 | کوئی خاص فیصلہ نہیں کیا گیا اور کوئی پیروی نہیں کی گئی |
| 3 | 05 جنوری، 2010 | i۔ سلامتی کو درپیش خطرات<br>ii۔ دہشتگردی کیخلاف جنگ کی مہم<br>iii۔ بھارتی آرمی چیف جنرل دیپک کپور کی جانب سے پاکستان اور اور چین کے خلاف دو مختلف محاذوں پر بیک وقت جنگ سے متعلق بیان | کوئی خاص فیصلہ نہیں کیا گیا اور کوئی پیروی نہیں کی گئی |
| 4 | 03 دسمبر، 2010 | وکی لیکس کی جانب سے خفیہ راز افشاء کرنا | کوئی خاص فیصلہ نہیں کیا گیا اور کوئی پیروی نہیں کی گئی |
| 5 | 12 مئی، 2011 | i۔ ایبٹ اباد میں 2 مئی کو امریکہ کی یکطرفہ فوجی کاروائی<br>ii۔ سلامتی کی صورتحال<br>iii۔ امریکہ کے ساتھ تعلقات | کوئی خاص فیصلہ نہیں کیا گیا اور کوئی پیروی نہیں کی گئی |
| 6 | 26 مئی، 2011 | پی این ایس مہران بیس پر دہشتگردوں کے حملے کے بعد سلامتی کی صورتحال | کوئی خاص فیصلہ نہیں کیا گیا اور کوئی پیروی نہیں کی گئی |
| 7 | 18 اگست، 2011 | شدت پسندی اور شدت پسندانہ رجحانات کی حوصلہ شکنی کیلئے ڈی ریڈکلائزیشن منصوبہ | کوئی خاص فیصلہ نہیں کیا گیا اور کوئی پیروی نہیں کی گئی |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 8 | 26 نومبر، 2011 | مہمند ایجنسی میں پاکستانی چوکیوں پر نیٹو کا حملہ | غیر معینہ مدت کیلئے پاکستان سے افغانستان میں متعین بین الاقوامی افواج کی رسد کی فراہمی بند<br>ii۔امریکہ کو شمسی ائیربیس پندرہ دن میں خالی کرنے کی ہدایت اور بیس کو پندرہ دن میں خالی بھی کرالیا گیا<br>iii۔امریکہ اور نیٹو سے تعلقات کا از سرنو تعین۔قومی سلامتی کی پارلیمانی کمیٹی کو ذمہ داری سونپی گئی۔ |
| 9 | 14 جنوری، 2012 | پاکستانی چوکیوں پر نیٹو کے حملے پر امریکی کی تحقیقاتی رپورٹ | i۔نیٹو سپلائی کی غیر معینہ مدت کے لیے بندش<br>ii۔امریکا کو شمسی ائربیس 15 دن کے اندر خالی کرنے کا حکم<br>iii۔امریکا اور نیٹو کے ساتھ تعاون پر نظر ثانی کا فیصلہ پارلیمانی کمیٹی برائے قومی سلامتی کو نظر ثانی کرنے کا ٹاسک دیا گیا۔ |
| 10 | 17 اپریل 2012 | پاک امریکا تعلقات پر نظر ثانی اور نیٹو سپلائی کھولنے پر پارلیمانی گائیڈ لائنز پر تبادلہ خیال | i۔امریکا کے ساتھ تعلقات کی بحالی کے پارلیمانی جائزے کی روشنی میں بات چیت کا آغاز<br>ii۔وسیع تر قومی مفاد میں پارلیمانی گائیڈ لائنز پر موثر عملدرآمد کے موثر ورک پلان کی تیاری |
| 11 | 15 مئی 2012 | پاک امریکا تعلقات پر نظر ثانی اور نیٹو سپلائی کھولنے پر غور | کوئی خاص فیصلہ نہیں کیا گیا اور کوئی پیروی نہیں کی گئی |
| 12 | 3 جولائی 2012 | پاک امریکا تعلقات پر نظر ثانی اور نیٹو سپلائی کھولنے پر غور | i۔نیٹو سپلائی کی بحالی<br>ii۔31 جولائی 2012 کو پاکستان اور امریکا کے درمیان سپلائی کی بحالی پر مفاہمت کی یاداشت پر دستخط |

## اصلاحات کی ضرورت

کابینہ کمیٹی برائے دفاع کی کارکردگی کا جائزہ دو اصلاحات پر زور دیتا ہے ایک کابینہ کمیٹی برائے دفاع کے ڈھانچے پر نظر ثانی اور دوسرا کمیٹی کے مستقل سیکرٹریٹ کا قیام۔

## تقابلی مثالیں: بھارت، برطانیہ اور ترکی

پاکستان میں قومی سلامتی کونسل میں اعلیٰ عسکری قیادت کا کردار موجود ہے تاہم بھارت میں 1998 میں قائم کی جانی والی قومی سلامتی کونسل کی پہلی سطح میں فوج کا کوئی کردار نہیں۔

بھارت میں قومی سلامتی کونسل کی تین سطحیں ہیں، پہلی اعلیٰ ترین چھرکنی سطح کے سربراہ وزیراعظم ہیں جس میں یونین وزراء، داخلہ، دفاع، خارجہ، خزانہ کے وزراء اور ڈپٹی چیرمین منصوبہ بندی کمیشن شامل ہیں۔

دوسری سطح کا نام سٹریٹجک پلاننگ گروپ رکھا گیا ہے اس کا سربراہ سیکرٹری کابینہ ہے اور اس میں بھارت کی تینوں افواج کے سربراہان، گورنر ریزرو بنک آف انڈیا، داخلہ، خارجہ، خزانہ کی وزارتوں کے سیکرٹری، دفاعی پیداوار کی وزارت کے سیکرٹری، وزیر دفاع کے سائنسی مشیر اور یونین کی وزارتوں کے سیکرٹری اور ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس بیورو شامل ہیں۔

قومی سلامتی کونسل کی تیسری سطح کو نیشنل سیکورٹی ایڈوائزری بورڈ کا نام دیا گیا ہے اور اس میں نجی شعبے سے داخلہ، خارجہ سیکورٹی، خارجہ امور، دفاع، ملٹری امور، سائنس اور ٹیکنالوجی اور معیشت کے ماہرین شامل ہیں۔ یہ پالیسی بنانے والوں کے لیے تھنک ٹینک کا کردار ادا کرتا ہے۔ یہ ادارہ مہینے میں ایک مرتبہ اپنا اجلاس منعقد کرتا ہے۔

برطانیہ بھی ایک پارلیمانی جمہوریت ہے جس کے نظام کی پاکستان پیروی کرتا ہے وہاں مئی 2010 قائم کی گئی میں قومی سلامتی کونسل میں شامل اراکین یہ ہیں۔

i۔ وزیراعظم
ii۔ نائب وزیراعظم
iii۔ قومی خزانہ کا چانسلر
iv۔ وزیر خارجہ اور دولت مشترکہ امور
v۔ وزیر داخلہ
vi۔ وزیر دفاع
vii۔ وزیر بین الاقوامی ترقی
viii۔ وزیر برائے سلامتی

توانائی اور موسمیاتی تبدیلی کے وزیر، چیف آف ڈیفنس سٹاف، سربراہ انٹیلی جنس ایجنسیاں اور دیگر اعلیٰ افسران کو ضرورت پڑنے پر بلایا جاسکتا ہے۔

برطانیہ میں قومی سلامتی کونسل، کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا ہم منصب ادارہ ہے اس کو قائم کرنے کا مقصد برطانیہ کی سیکورٹی سے متعلق امور پر نگرانی ہے[21]۔ یہ کابینہ کے دفتر کے اندر قائم ہے۔ برطانیہ میں مشیر برائے قومی سلامتی بھی مقرر کیا گیا ہے جس کا کام حکومت کے سلامتی سے متعلق بین الاقوامی ایجنڈے کو مربوط بنانا ہے۔

ترکی میں جسٹس پارٹی کی حکومت 2003 سے ہی فوج پر سویلین کنٹرول پر زور دے رہی ہے۔ ترکی کی قومی سلامتی کونسل (MGK-KURULUGÜVENLÝK M Ý L L Ý) ہی وہ ادارہ ہے جس کے ذریعے فوج ترکی کی سیاست میں اثر انداز ہوتی رہی ہے موجودہ حکومت نے اس میں بنیادی تبدیلیاں کی ہیں۔

ترکی میں قومی سلامتی کونسل میں فوج کا غلبہ رہا تاہم اب اس کونسل کو ایک سویلین کی سربراہی میں مکمل طور پر دفاع اور ملٹری سے متعلق امور پر ایک مشاورتی ادارے میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ جسٹس پارٹی کی حکومت نے قومی سلامتی کونسل میں فوجی افسران کی تعداد پانچ سے کم کر کے صرف ایک کر دی ہے اور اب صرف چیف آف سٹاف کونسل میں فوج کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ترکی کی سلامتی کونسل کا سیکرٹری جنرل بھی ایک سویلین ہے اور یہ عہدہ پہلے فوجی افسران کے پاس ہوتا تھا جو صرف چیف آف سٹاف کو رپورٹ کرتا تھا۔ کونسل کا بجٹ بھی وزیراعظم کی نگرانی میں دے دیا گیا ہے[22]۔

## باقاعدہ سیکرٹریٹ کے ساتھ ایک فعال فورم

قومی سلامتی پر ہم عصر کمیٹیوں کا تقابلی جائزہ یہ بتاتا ہے کہ تمام ادارے سیکرٹریٹ اور تھنک ٹینک کے ذریعے کام کرتے ہیں اور یہ ایک اہم معاونتی ڈھانچہ پاکستان کی کابینہ کمیٹی برائے دفاع کے پاس نہیں ہے۔

دنیا بھر میں قومی سلامتی کے اداروں کو باقاعدگی سے اجلاس منعقد کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ برطانیہ میں قومی سلامتی کے ادارے کا وزیراعظم کی صدارت میں ہر ہفتے اجلاس ہوتا ہے جبکہ بھارت میں تھنک ٹینک کا اجلاس ہر ماہ ہوتا ہے، تاہم، پاکستان میں ایسا نہیں ہوتا۔ تجزیے سے پتا چلتا ہے کہ پاکستان میں کابینہ کمیٹی برائے دفاع گزشتہ پانچ سالوں میں صرف 12 مرتبہ ملی یعنی کے اوسطاً سال میں صرف دو مرتبہ۔

پاکستان کو درپیش مخصوص اندرونی اور بیرونی خطرات کے باوجود، پاکستان کے پاس ان چیلنجز سے نمٹنے کیلئے کوئی تیار قومی سلامتی کی حکمت عملی نہیں ہے۔

دو سالوں کے قلیل عرصے میں برطانیہ کی قومی سلامتی کونسل نے انسداد دہشت گردی کی حکمت عملی کا جائزہ لیا جس میں سٹریٹیجک ڈیفنس اور سیکورٹی کا جائزہ اور افغانستان میں برطانوی فوج کی تعیناتی اور مدت کا تعین شامل تھا[23]۔

تاہم پاکستان کی کابینہ کمیٹی برائے دفاع نے نہ تو ایسا کوئی ہدف مقرر کیا ہے اور نہ ہی کچھ ایسا فریضہ انجام دیا ہے۔

# اختتامیہ

ہر ریاست سول ملٹری مشاورت، تبادلہ خیال، فیصلہ سازی، پالیسی پر رابطوں اور قومی سلامتی کی حکمت عملی کا جائزہ لینے کے لیے آئینی انتظامات اور طریقہ کار وضع کرتی ہے۔ پاکستان میں سویلین اور سیاسی اداروں اور طریقہ کار کی کمزوری اور عدم تسلسل کے باعث پالیسی سازی میں اعلیٰ فوجی قیادت کا اہم کردار رہا ہے۔

پاکستان میں ایک مربوط نظام کی ضرورت ہے جس کے ذریعے باقاعدہ فوج کی رائے مانگی جائے یا حاصل کی جائے۔ چاہے اس نظام کا نام قومی سلامتی کونسل ہو یا کابینہ کمیٹی برائے دفاع، یہ زیادہ اہم نہیں تاہم یہ ضروری ہے کہ اس نظام کا ایک مستقل سیکرٹریٹ ہونا چاہیے جس کی معاونت ایک فعال تھنک ٹینک کرے اور اس نظام کو صرف قومی سلامتی کے واقعات پر ردعمل ظاہر کرنے کیلئے نہیں بلکہ ایک فعال فورم کے طور پر ہونا چاہیے جہاں منتخب نمائندوں کی مکمل بالادستی ہو۔

گزشتہ پانچ سالوں میں کابینہ کمیٹی برائے دفاع کی کارکردگی کا تجزیہ بھی بتاتا ہے کہ کمیٹی کو جس کارکردگی اور صلاحیت کی ضرورت ہے اس کیلئے مزید کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ صرف قومی اور بین الاقوامی واقعات کا جواب دینے کی بجائے کابینہ کمیٹی برائے دفاع کو زیادہ الرٹ، فعال، چوکس اور سنجیدہ رہنے کی ضرورت ہے۔ کابینہ کمیٹی برائے دفاع کیلئے ایک فریم ورک اور واضح مقاصد کی نشاندہی کی ضروت ہے تاکہ کمیٹی سلامتی صورتحال کا مسلسل جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ اس سلسلے میں رہنمائی بھی پیش کر سکے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ کابینہ کمیٹی برائے دفاع کو مضبوط کرنے کے لیے اس کے باقاعدگی سے اجلاس منعقد ہوں بجائے اس کے کہ صرف کسی بحرانی صورتحال میں ہی اجلاس بلایا جائے۔ کمیٹی کو مضبوط بنانے کے لیے اس کو پیشہ ور تحقیقی سٹاف فراہم کیا جانا چاہیے جو سلامتی کی پالیسی سازی کے لیے پالیسی بریف اور کسی مسئلے سے نمٹنے کے لیے مختلف ممکنہ آپشنز کی صورت میں دانشوارنہ مدد مہیا کرے۔ یہ بھی بہت اہم ہے کہ کابینہ کمیٹی برائے دفاع کو مستقل سیکریٹریٹ اور کام میں مدد کے لیے تھنک ٹینک مہیا کیا جائے۔

کمیٹی کو ہر سہ ماہی میں کم از کم ایک اجلاس کرنا چاہیے اور صورتحال کے مطابق زیادہ تواتر سے بھی ملنا چاہیے اور کس کاروباری دارہ کی طرح کسی اہم مسئلہ پر اتفاق رائے پیدا کرنے کے لیے بھرپور تبادلہ خیال کرنا چاہیے۔

چونکہ ملک میں مئی 2013 میں عام انتخابات ہو رہے ہیں پلڈاٹ کی تجویز ہے کہ کابینہ کمیٹی برائے دفاع کو موثر بنانا، جس کے مدد کے لیے ایک مستقل سیکریٹریٹ ہو، نئی منتخب حکومت کی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ پاکستان کو درپیش پیچیدہ اندونی و بیرونی خطرات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بات انتہائی اہم ہے کہ ان سے متعلق فیصلے اور پالیسیاں تحقیق پر مبنی غور وخوص سے بنائی جائیں۔

# ضمیمہ الف

## کابینہ کمیٹی برائے دفاع کے اجلاس ۔ مارچ2008 تا مارچ2013

### کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا پہلا اجلاس:08 دسمبر،2008

پیپلز پارٹی کی حکومت میں کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا پہلا اجلاس08 دسمبر،2008 کو ہوا جس میں26 نومبر2008 کو بھارتی شہر ممبئی میں دہشت گردی کے واقعہ کے بعد پاک بھارت کشیدہ تعلقات سے پیدا ہونے والی صورتحال پر غور کیا گیا۔ کابینہ کمیٹی برائے دفاع نے پاکستان کی سرزمین دہشتگردی کیلئے استعمال نہ ہونے دینے کے عزم کو دوہرایا[24] اور بھارت کو ایک بار پھر انٹیلی جنس معلومات کے تبادلے، ممبئی دھماکوں کی تحقیقات میں معاونت، ممبئی دھماکوں کی تحقیقات کے لیے مشترکہ تحقیقاتی کمیشن کی تشکیل سمیت ہر طرح کے تعاون کی پیشکش کی۔

### کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا دوسرا اجلاس:21 مارچ،2009

پہلے اجلاس کے تین ماہ بعد کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا دوسرا اجلاس 21 مارچ،2009ء کو ہوا جس میں مسلح افواج کے 24 ارب ڈالر کے ترقیاتی پلان 2025ء، ممبئی حملوں اور لاہور میں سری لنکن ٹیم پر ہونیوالے دہشت گردی کے حملوں کی تحقیقات پر پیش رفت اور قومی سلامتی کے امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیر داخلہ رحمٰن ملک نے اجلاس کو لاہور میں سری لنکن ٹیم پر ہونے والے حملوں کی تحقیقات سے آگاہ کیا[25]۔

### کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا تیسرا اجلاس:05 جنوری،2010

کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا تیسرا اجلاس نو ماہ کے وقفے کے بعد05 جنوری2010 تک کو طلب کیا گیا۔ سرکاری بیان کے مطابق[26] کمیٹی نے پاکستان کو درپیش سکیورٹی چیلنجوں کا جائزہ لیا اور دفاع سے متعلق تیاریوں پر مکمل اطمینان ظاہر کیا گیا۔ ذرائع ابلاغ میں شائع ہونے والی خبروں کے مطابق اجلاس میں بھارتی آرمی چیف جنرل دیپک کپور کی جانب سے پاکستان اور اور چین کے خلاف دو مختلف محاذوں پر بیک وقت جنگ سے متعلق بیان کا جائزہ لیا گیا۔ کمیٹی نے بھارتی جنرل کو پیغام دیا کہ مشرقی سرحدوں پر کسی بھی جارحیت کی صورت میں بھرپور جواب دیا جائیگا۔

### کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا چوتھا اجلاس:03 دسمبر،2010

کابینہ کمیٹی برائے دفاع کے تیسرے اجلاس کے ایک سال بعد اجلاس03 دسمبر، 2010 کو منعقد کیا گیا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ وکی لیکس کی جانب سے خفیہ راز افشاء کرنے سے متعلق حکومت پاکستان کے خدشات سے امریکی حکام کو مطلع کیا جائیگا[27]۔ کمیٹی نے وکی لیکس انکشافات کی مذمت کی گئی اور خدشہ ظاہر کیا

کہ اگر ان انکشافات کا سلسلہ جاری رہا تو ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات خطرے میں پڑ سکتے ہیں۔ کابینہ کمیٹی نے وکی لیکس کے پاکستان سے متعلق انکشافات کو مسترد کر دیا اور انہیں غیر مستند قرار دیا۔ اجلاس میں ملٹری قیادت نے وکی لیکس انکشافات پر تحفظات کا اظہار کیا اور حکومت پاکستان سے امریکی حکومت سے یہ معاملہ اٹھانے کا مطالبہ کیا[28]۔

## کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا پانچواں اجلاس: 12 مئی، 2011

گزشتہ اجلاس کے پانچ ماہ بعد 2 مئی کو ایبٹ آباد میں القاعدہ کے رہنماء اسامہ بن لادن کے خلاف امریکی آپریشن کے تناظر میں کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا پانچواں اجلاس 12 مئی، 2011 کو طلب کیا گیا۔ کمیٹی کے اجلاس کا ایک نکاتی ایجنڈا ملکی سلامتی کی صورتحال کا جائزہ لینا اور امریکی حملے کے بعد پاکستان کے امریکہ سے تعلقات کا از سر نو تعین کرنا تھا[29]۔

## کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا چھٹا اجلاس: 26 مئی، 2011

کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا چھٹا اجلاس 26 مئی، 2011 کو طلب کیا گیا اور یہ ایک ماہ میں دوسرا اجلاس تھا جس میں مہران بیس پر حملے کے پس منظر میں ملکی سلامتی کی صورتحال کا جائزہ لیا گیا[30]۔ وزیراعظم ہاؤس کی جانب سے جاری کردہ بیان میں بتایا گیا کہ کابینہ کمیٹی برائے دفاع نے دہشت گردوں اور جنگجوؤں کے خاتمے کیلئے قانون نافذ کرنے والے اور سیکیورٹی اداروں کو تمام ذرائع استعمال کرنے کا اختیار دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ قومی سلامتی اہم ترین فریضہ ہے اور ریاست کے تمام ادارے یہ بات یقینی بنائیں گے کہ ملک سے دہشت گردوں کے ٹھکانے مکمل طور پر ختم ہو جائیں۔

## کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا ساتواں اجلاس: 18 اگست، 2011

18 اگست، 2011 کو کابینہ کمیٹی برائے دفاع ساتواں اجلاس طلب کیا گیا جس میں ملک میں بڑھتی ہوئی عسکریت پسندی اور شدت پسندانہ رجحانات کی حوصلہ شکنی کیلئے ڈی ریڈکلائزیشن منصوبے کا جائزہ لیا گیا[31]۔ وزیراعظم نے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ "ہمیں دہشت گردوں کی طرف سے درپیش خطرات، دہشتگردوں کی حوصلہ افزائی، انہیں معاونت فراہم کرنے، ہتھیار اور مالی امداد فراہم کرنے والے عناصر اور عام شہریوں کی واضح نشاندہی کرنے کی ضرورت ہے"۔ کمیٹی کے اجلاس میں کئی دیگر فیصلے بھی کیے گئے جن میں سلامتی کے امور پر وفاق اور صوبوں کے مابین انٹیلی جنس روابط کو موثر بنانے کے علاوہ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ وزارت داخلہ میں نیشنل کرائمز ڈیٹا بیس سنٹر بنایا جائیگا اور دہشت گردی اور مجرموں سے متعلق عدالتی نظام میں خرابیوں کو حل کیا جائے گا۔

## کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا آٹھواں اجلاس: 26 نومبر، 2011

کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا آٹھواں اجلاس سرحدی پوسٹوں پر نیٹو حملوں کے بعد پیدا ہونی والی صورتحال پر غور کیلئے 26 نومبر، 2011 کو طلب کیا گیا۔ اجلاس میں

افغانستان میں تعینات نیٹو افواج کو پاکستان کے راستے رسد کی فراہمی غیر معینہ مدت تک بند کرنے اور امریکہ سے پندرہ دن میں شمسی ائیربیس خالی کروانے کا فیصلہ کیا گیا۔ حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ امریکہ اور نیٹو سے تعلقات کا از سر نو جائزہ لیا جائیگا[32]۔ وزیراعظم ہاؤس کی طرف سے جاری کردہ بیان میں کہا گیا کہ کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ حکومت امریکہ، نیٹو اور ایساف کے ساتھ سیاسی، فوجی، سفارتی اور انٹیلیجنس سمیت تمام پروگراموں، سرگرمیوں اور تعاون کے طریقے پر دوبارہ نظر ثانی کرے گی۔

## کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا نواں اجلاس: 14 جنوری، 2012

موجودہ حکومت کے تحت کمیٹی کا نواں اجلاس 14 جنوری، 2012 کو طلب کیا گیا جس میں نومبر میں پاکستانی سرحدی چوکی پر نیٹو کے حملے کے بارے میں امریکا کی تحقیقاتی رپورٹ کو مسترد کر دیا گیا[33]۔ ملٹری آپریشنز کے شعبے کے سربراہ نے امریکی تحقیقاتی رپورٹ کا مفصل تجزیہ کمیٹی کے اجلاس میں پیش کیا۔

## کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا دسواں اجلاس، 17 اپریل 2012

کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا اجلاس 17 اپریل 2012 کو منعقد ہوا جس میں پارلیمنٹ کی گائیڈ لائنز کی روشنی میں امریکا سے دوبارہ مذاکرات شروع کرنے پر غور کیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق اجلاس میں کمیٹی نے پارلیمنٹ کی گائیڈ لائنز کی روشنی میں امریکا سے دوبارہ مذاکرات شروع کرنے کی منظوری دی۔ اجلاس کے اختتام پر دفتر خارجہ اور وزیراعظم کے دفتر سے جاری بیان میں کہا گیا: " کابینہ کمیٹی برائے دفاع نے پاکستان کی خارجہ اور سلامتی کی پالیسیوں سے متعلق پارلیمنٹ کی منظوری شدہ گائیڈ لائنز کا جائزہ لیا۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ پاکستان کے قومی مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے پارلیمانی گائیڈ لائنز پر موثر عملدرآمد کے لیے ورک پلان تیار کیا جائے"[34]۔

کابینہ کمیٹی برائے دفاع نے کابل پر دہشت گردی کے حملوں پر بھی تبادلہ خیال کیا جن میں حقانی نیٹ ورک کے ملوث ہونے کا الزام ہے۔ ڈائریکٹر جنرل ملٹری آپریشنز نے سیاچین کے گیاری سیکٹر میں ہونے والے اندوہناک حادثے اور امدادی سرگرمیوں پر تفصیلی بریفنگ بھی دی۔

## کابینہ کمیٹی کا اجلاس: 15 مئی 2012

کابینہ کمیٹی برائے دفاع کا ایک اور اجلاس 15 مئی 2012 کو ہوا جس میں نیٹو سپلائی کی بحالی اور پاک امریکا تعلقات کا جائزہ لیا گیا لیکن اجلاس میں کوئی حتمی فیصلہ نہ کیا جا سکا۔ تاہم کمیٹی نے متعلقہ وزراء کو نیٹو سپلائی کی بحالی کے لیے شرائط کو ترجیحی بنیادوں پر حتمی شکل دینے کی ہدایت کی۔ کمیٹی نے فوجی حکام کو بھی ہدایت کی کہ وہ نیٹو اور ایساف افواج کے ساتھ سرحدی امور پر دوبارہ مذاکرات کریں تاکہ مستقبل میں سلالہ چیک پوسٹ پر حملے جیسے واقعات کا اعادہ نہ ہو۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو امریکا کے ساتھ پاکستان کے تعاون کی نئی شرائط، ٹرانزٹ فیس اور سرچارج وغیرہ پر مذاکرات کرے۔ اس کمیٹی میں

وزارت خارجہ، وزارت دفاع اور جی ایچ کیو کے نمائندے شامل ہوں گے[35]

## کابینہ کمیٹی کا اجلاس: 3 جولائی 2012

کئی ماہ کے مذاکرات اور مشاورت کے بعد 3 جولائی 2012 کو کابینہ کمیٹی برائے دفاع نے امریکا کی معذرت کے بعد افغانستان میں موجود نیٹو افواج کے لیے سپلائی دوبارہ کھولنے کا فیصلہ کیا۔ ملک میں قومی سلامتی کی پالیسیوں کے لیے اعلیٰ ترین رابطے کے فورم کابینہ کمیٹی برائے دفاع کے فیصلے کا اعلان اجلاس کے اختتام پر وفاقی وزیر اطلاعات قمر زمان کائرہ نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ فیصلہ پارلیمنٹ کی جانب سے دیئے گئے اختیار اور عوام کی امنگوں کے مطابق کیا گیا[36]۔ "کابینہ کمیٹی برائے دفاع نے پاکستانی سرزمین سے مواصلات کے زمینی راستے کھولنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ افغانستان کے لیے سامان لانے اور لیجانے کے لیے ٹرانزٹ اور ملک میں تبدیلی کے عمل میں سہولیت فراہم کی جاسکے"۔ وزیراعظم کے سے بعد میں بیان جاری کیا گیا۔

# ریفرنس

1. Charter of Democracy, May 2006

2. Shaheryar Popalzai and Nabil Ansari, "Tehreek-i-Taliban claim 'revenge' attack on Kamra airbase," Express Tribune, August 16, 2012, http://tribune.com.pk/story/422821/attack-on-paf-airbase-live-updates/

3. Militants attack at airport in Peshawar, nine killed, Dawn, December 15, 2012, http://dawn.com/2012/12/15/three-blasts-heard-in-peshawar/

4. 16 defence installations attacked since 2009, The News, February 07, 2013, http://www.thenews.com.pk/article-86977-16-defence-installations-attacked-since-2009:-Defence-Secretary-

5. New doctrine: Army identifies 'homegrown militancy' as biggest threat, Express Tribune, January 03, 2013, http://tribune.com.pk/story/488362/new-doctrine-army-identifies-homegrown-militancy-as-biggest-threat/

6. PILDAT Recommendations that were shared with the Government, Parliament, Leadership and Manifesto committees of major political parties in September 2012 can be accessed at: http://www.pildat.org/publications/publication/CMR/PILDATRecommendationsonImprovingCMRSeptember2012.pdf

7. The Cabinet Manual, United Kingdom, Link:<http://www.cabinetoffice.gov.uk/sites/default/files/resources/cabinet-manual.pdf>

8. Towards Peace and Prosperity in Pakistan, Manifesto 2008, the PPP Manifesto: http://www.ppp.org.pk/manifestos/2008.pdf

9. Military wing, Cabinet Division, Link:<http://www.cabinet.gov.pk/>

10. Dr. Hasan-Askari Rizvi, Charter of Democracy and the Military, Daily Times, http://www.dailytimes.com.pk/default.asp?page=2006%5C06%5C11%5Cstory_11-6-2006_pg3_2

11. DCC go-ahead for resettling Pak-US ties, Dawn, April 18, 2012: http://dawn.com/2012/04/18/parliaments-guidelines-discussed-dcc-go-ahead-for-resetting-pak-us-ties/

12. DCC remains indecisive; decision after consultation: Kaira, Dawn, May 15, 2012: http://dawn.com/2012/05/15/gilani-chairs-dcc-meeting-over-us-ties/

13. DCC remains indecisive; decision after consultation: Kaira, Dawn, May 15, 2012: http://dawn.com/2012/05/15/gilani-chairs-dcc-meeting-over-us-ties/

14. DCC approves accord after US says 'sorry' over Salala attack: Nato supply routes reopened, Dawn, July 04, 2012: http://dawn.com/2012/07/04/dcc-approves-accord-after-us-says-sorry-over-salala-attack-nato-supply-routes-reopened/

15. Cabinet gives nod to Nato supply restoration, Dawn, July 04, 2012: http://dawn.com/2012/07/04/cabinet-gives-nod-to-nato-supply-restoration/

16. See: "Memorandum of Understanding Between the Islamic Republic of Pakistan and the United States of America for the Transit of U.S. Cargo to and from the Islamic Republic of Afghanistan through the territory of the Islamic Republic of Pakistan."

17. Statement of US Secretaryof State Hilary Clinton: http://www.state.gov/secretary/rm/2012/07/194502.htm

18. http://app.com.pk/en_/index.php?option=com_content&task=view&id=200797&Itemid=1

19. Panetta objects to fees for containers: Nato urges Pak to work for Afghan stability, Dawn, May 20, 2012: http://dawn.com/2012/05/20/panetta-objects-to-fees-for-containers-nato-urges-pak-to-work-for-afghan-stability/

20. See Parliamentary Committee on National Security's recommendation 11: http://www.pildat.org/Publications/publication/CMR/PerformanceoftheParliamentaryCommitteeonNationalSecurity_Report_March2012.pdf

21. Establishment of a National Security Council, May 12, 2010: http://www.number10.gov.uk/news/establishment-of-a-national-security-council/

22. Steven A. Cook, The Weakening of Turkey's Military, Expert Brief, Council on Foreign Relations, March 1, 2010: http://www.cfr.org/turkey/weakening-turkeys-military/p21548

23. The National Security Council: Defenders of the realm, The Economist, January 27, 2011: http://www.economist.com/node/18011808

24. DCC pledges not to allow use of Pak soil for terror attacks, reviews border situation, The NewsDecember 09, 2008, http://www.thenews.com.pk/TodaysPrintDetail.aspx?ID=18876&Cat=13&dt=12/9/2008

25. PM chairs Cabinet's Defence Committee meeting, The Nation, March 21, 2009: http://www.nation.com.pk/pakistan-news-newspaper-daily-english-online/Islamabad/21-Mar-2009/PM-chairs-cabinets-defence-committee-meeting

26. Press release no 32, DCC meeting, PID, January 05, 2010: http://www.pid.gov.pk/press05-01-2010.htm

27. Civilian, military leaders meet Concern over damage done by leaks, Dawn, December 04, 2010: http://www.dawn.com/2010/12/04/civilian-military-leaders-meet-concern-over-damage-done-by-leaks.html

28. Cabinet Defense Committee slams wikileaks, Express Tribune, December 03, 2010: http://tribune.com.pk/story/85421/cabinet-defense-committee-slams-wikileaks/

29. Pakistan to define anti-terror cooperation with US, Dawn, May 12, 2011: http://www.dawn.com/2011/05/12/pakistan-to-define-anti-terror-cooperation-with-us.html

30. Military asked to wipe out terror and sanctuaries, Dawn, May 26, 2011: http://www.dawn.com/2011/05/26/military-asked-to-wipe-out-terror-and-sanctuaries.html

31. De-radicalisation' plan under study, Dawn, August 18, 2011: http://www.dawn.com/2011/08/18/de-radicalisation-plan-under-study.html

32. US told to vacate Shamsi base; Nato supplies stopped, Dawn, November 27, 2011: http://www.dawn.com/2011/11/27/us-told-to-vacate-shamsi-base-nato-supplies-stopped.html

33. US report rejected, Dawn, January 15, 2012: http://epaper.dawn.com/~epaper/DetailImage.php?StoryImage=15_01_2012_001_00434.DCC go-ahead for resettling Pak-US ties, Dawn, April 18, 2012: http://dawn.com/2012/04/18/parliaments-guidelines-discussed-dcc-go-ahead-for-resetting-pak-us-ties/

35. DCC remains indecisive; decision after consultation: Kaira, Dawn, May 15, 2012: http://dawn.com/2012/05/15/gilani-chairs-dcc-meeting-over-us-ties/

36. DCC approves accord after US says 'sorry' over Salala attack: Nato supply routes reopened, Dawn, July 04, 2012: http://dawn.com/2012/07/04/dcc-approves-accord-after-us-says-sorry-over-salala-attack-nato-supply-routes-reopened/

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمینٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

اسلام آباد آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان
لاہور آفس: 45۔اے سیکٹر 20 سیکنڈ فلور فیز III کمرشل ایریا، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور
ٹیلیفون: 111-123-345 (+92-51) فیکس: 3078-226 (+92-51)
E-mail: info@pildt.org; Web: www.pildat.org